سوال

(44)حسبِ ضرورت نئی مسجد تعمیر کرنا :

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے مکان سے پاؤ کوس کے فاصلے پر ایک جمعہ کی مسجد ہے ۔ وہاں کے لوگ اُس مسجد کی حفاظت و مرمت نہیں کرتے ہیں اور اس مسجد کے نزدیک ہی ایک آدمی کا مکان ہے ۔ ہمارے یہاں زیادہ لوگ ہیں اور برسات کے ایام میں وہاں جانے میں محض تکلیف ہوتی ہے ، یعنی راہ قریب پاؤ کوس کے ہے اور اثنا راہ میں کبھی سینے کبھی کمر تک پانی ہوتا ہے ، اس واسطے ہمارے یہاں کے لوگوں نے اپنی بستی میں ایک مسجد بنائی ہے تو اس اطراف کے ایک دوسرے گاؤں میں ایک حاجی مجیر الدین صاحب ہیں ، وہ کہتے ہیں کہ اس مسجد کا بنانا جائز نہیں ہے ، بلکہ اور لوگ بھی کہتے ہیں ، تو اس مسجد کا بنانا جائز و درست ہو سکتا ہے یا نہیں اور نمازِ جمعہ درست ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ جواب اس کا حدیث و دلیل سے دیجیے ،تاکہ جھگڑا طے ہو جائے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس ضرورت سے دوسری مسجد بنائی گئی ہے ، اُس ضرورت سے اُس مسجد کا بنانا جائز ہے اور جب ضرورت مذکورہ سے اس مسجد کا بنانا جائز ہے تو جمعہ کی نماز بھی اس مسجد میں جائز ہے ۔ صحیح بخاری مع فتح الباری (۲۵۸/۱)چھاپہ دہلی میں ہے :

"اِن عتبان بن مالک أتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد أنکرت بصري ، وأنا أصلی لقومی ، فإذا کانت الأمطار سال الوادي بیني وبینھم ، لم أستطع أن آتی مسجد ھم ، فأصلی بھم ، ووددت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنک تأتینی فتصلی فی بیتی فأتخذہ مصلی ، قال : فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : سأفعل إن شاء اللہ تعالی" الحدیث ۔ [1]

[عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !میں دیکھ نہیں سکتا اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں ، لیکن جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے اور ان کے درمیان والی وادی پانی سے بھر جاتی ہے ، جس کی وجہ سے میں ان کی مسجد میں آنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ انھیں نماز پڑھا سکوں ۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے پاس آئیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں ،تاکہ میں اس کو نماز گاہ بنا لوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عنقریب میں ایسا کروں گا ۔ ان شاء اللہ]

(نیز صفحہ :۴۸۸) میں ہے :

"قال ابن عباس لمؤذنه في يوم مطير: إذا قلت: أشهد أن محمداً رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، فلا تقل: حي علیٰ الصلاة، قل: صلوافي بيوتكم۔ فكأن الناس استنكروا، فقال: فعله من هو خير مني، إن الجمعة عزمة، وإني كرهت أن أحرجكم فتمشون في الطين والدحض "[2]

[سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن اپنے موذن سے کیا: جب تم (اذان میں) "أشهد أن محمدا رسول الله "کہو تو پھر "حي علیٰ الصلاة" نہ کہو، بلکہ کہو: "صلوافي بيوتكم "(اپنے گھروں میں نماز پڑھو) لیکن لوگوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ کام اس ہستی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا ہے، جو مجھ سے بہت بہتر تھی۔ بے شک جمعہ لازم ہے اور یقینا میں نے ناپسند کیا کہ تم کو باہر نکالوں، پھر تم مٹی اور کیچڑ میں چل کر آؤ]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:104

محدث فتویٰ

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٨٥٩) صحيح مسلم، رقم الحديث (٦٩٩)

---

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٠٨٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٣)